روزنامہ

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 20 / اکتوبر 2011ء 21 ذیقعد 1432 ہجری 20/ اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 240

وضو کی تکمیل

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے جب ہم آپ کے پاس پہنچے تو نماز شروع ہونے والی تھی اس پر صحابہؓ نماز کے لئے جلدی جلدی وضو کرنے لگے اور بعض اعضاء اچھی طرح نہیں دھوئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا:۔

وہ ایڑیاں جو عمدگی سے نہیں دھوئی گئیں ان کے لئے ہلاکت کی خبر ہے۔

(بخاری کتاب العلم باب من رفع صوتہ بالعلم حدیث نمبر 58)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا .... کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے۔ کیونکہ انسان تعبّد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور طبعی طور پر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہے۔ پس اسی وجہ سے انسان کی روح کو خدا تعالیٰ سے ایک تعلق ازلی ہے۔ جیسا کہ آیت الست بربکم ...... سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ تعلق جو انسان کو رحیمیت کے پرتوہ کے نیچے آ کر یعنی عبادات کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے جس تعلق کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ خدا پر ایمان لا کر ہر ایک لغو بات اور لغو کام اور لغو مجلس اور لغو حرکت اور لغو تعلق اور لغو جوش سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ اسی ازلی تعلق کو ممکن قوت سے حیز فعل میں لانا ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں انسان کے روحانی وجود کا پہلا مرتبہ جو نماز اور یاد الٰہی میں حالت خشوع اور رقت اور سوز وگداز ہے یہ مرتبہ اپنی ذات میں صرف اطلاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی نفس خشوع کے لئے یہ لازمی امر نہیں ہے کہ ترک لغویات بھی ساتھ ہی ہو یا اس سے بڑھ کر کوئی اخلاق فاضلہ اور عادات مہذبہ ساتھ ہوں بلکہ ممکن ہے کہ جو شخص نماز میں خشوع اور رقت وسوز اور گریہ وزاری اختیار کرتا ہے خواہ اس قدر کہ دوسرے پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ ہنوز لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو تعلقوں اور لغو نفسانی جوشوں سے اس کا دل پاک نہ ہو یعنی ممکن ہے کہ ہنوز معاصی سے اس کو رستگاری نہ ہو۔ کیونکہ خشوع کی حالت کا کبھی کبھی دل پر وارد ہونا یا نماز میں ذوق اور سرور حاصل ہونا یہ اور چیز ہے طہارت نفس اور چیز اور گو کسی سالک کا خشوع اور عجز و نیاز اور سوز وگداز بدعت اور شرک کی آمیزش سے پاک بھی ہوتا ہم ایسا جس کا وجود روحانی ابھی مرتبہ دوم تک نہیں پہنچا ابھی صرف قبلہ روحانی کا قصد کر رہا ہے اور راہ میں سرگردان ہے اور ہنوز اس کی راہ میں طرح طرح کے دشت و بیابان اور خارستان اور کوہستان اور بحر عظیم پُر طوفان اور درندگان دشمن ایمان ودشمن جان قدم قدم پر بیٹھے ہیں تاوقتیکہ وجود روحانی کے دوسرے مرتبہ تک نہ پہنچ جائے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 21 ص 199)

نماز میں لذت حاصل کرنے کی ایک دعا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’نماز کیا چیز ہے۔ نماز دراصل ربّ العزّۃ سے دُعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اُس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزہ آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و پکار کی لذّت آئیگی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائیگی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اِسی طرح اسے بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دُعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اِس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دُعا کرے کہ:۔

اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئیگی تو مَیں تیری طرف آجاؤنگا۔ اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نُور اِس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اِس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا مِلوں۔

جب اِس قسم کی دُعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئیگا کہ اِس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اُس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دیگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 615-616)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مکرم منصور احمد مبشر صاحب

جماعت احمدیہ فرانس کا بیسواں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا بیسواں جلسہ سالانہ جماعتی روایات اور خدائی برکات کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ امسال جلسہ 8 تا 10 جولائی 2011ء کو مرکزی مشن ہاؤس واقع saint prix میں منعقد ہوا۔ امسال جلسہ سالانہ کا logo ’’خلافت عافیت کا حصار‘‘ تھا۔ جلسہ کی تمام تقاریر خلافت کے موضوع پر تھیں جن میں چھ اردو میں اور دو فرانسیسی زبان میں تھیں۔ اردو تقاریر کا فرنچ میں اور فرنچ تقاریر کا اردو میں ترجمہ براہ راست کیا گیا۔ تقاریر اور سوال و جواب کے پروگرامز کے علاوہ باجماعت نماز تہجد، باجماعت نمازوں کا قیام اور درس حدیث کا باقاعدہ التزام رہا۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ کے افتتاحی اجلاس میں مکرم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت احمدیہ فرانس نے ’’خلافت راشدہ اور ترقی اسلام‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصاراللہ فرانس کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ’’خلافت اولیٰ وخلافت ثانیہ کی تحریکات۔‘‘

مجلس سوال وجواب

اس اجلاس کے بعد وقفہ ہوا۔ رات کے کھانے کے بعد نو بجے اُردو میں احبابِ جماعت کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس کے رواں فرنچ ترجمہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔ اس دلچسپ مجلس کے بعد نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اور یوں پہلے دن کا پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد مکرم مربی سلسلہ فرانس نے درس الحدیث دیا۔

گیارہ بجے صبح جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم ابدال ربانی صاحب صدر مجلس انصاراللہ فرانس کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر ’’خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کی تحریکات‘‘ کے موضوع پر مکرم چوہدری مقصود الرحمٰن صاحب نے کی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ’’خلافت خامسہ: برکات خلافت کا تسلسل‘‘ کے موضوع پر خاکسار کی تھی۔

مستورات کا اجلاس

بروز ہفتہ صبح کے وقت مستورات نے اپنا الگ اجلاس بھی کیا۔ اس اجلاس میں نظم و تلاوت کے بعد اردو اور فرنچ دونوں زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ تقاریر کے علاوہ نومبائعات نے بھی اپنی قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور آخر پر بچیوں نے نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

دوسرا اجلاس

اس دن کا دوسرا اجلاس فرنچ زبان میں ہوا۔ یہ اجلاس نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عثمان طورے صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کی صدارت میں ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد ’’خلافت علیٰ منہاج النبوۃ‘‘ پر پہلی تقریر مکرم اسلم دوبری صاحب کی تھی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر ’’اہمیت خلافت اور عالم اسلام‘‘ کے موضوع پر ہمارے نومبائع بھائی مکرم الاسلام اذوذو صاحب کی تھی۔

مجلس سوال وجواب

اس اجلاس کے بعد دعوت الی اللہ کی مجلس منعقد ہوئی اور سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ شروع ہوا۔ یہ مجلس دو گھنٹے جاری رہی۔ اس مجلس میں غیر از جماعت مہمانوں نے بھی سوالات کئے۔

تیسرا دن اور اختتامی اجلاس

اتوار کا دن جلسہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ اس دن کا آغاز بھی احبابِ جماعت کو باجماعت نماز تہجد سے کرنے کی توفیق ملی۔ بعد ازاں نماز فجر ادا کی گئی اور مکرم مربی سلسلہ فرانس نے درس الحدیث دیا۔ پروگرام کے مطابق اس کے بعد وقفہ برائے آرام وناشتہ ہوا۔

صبح گیارہ بجے جلسہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ جس کی صدارت مکرم امیر صاحب فرانس نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم چوہدری ایوب صاحب نے ’’بیوت الذکر کی تعمیر‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ فرانس کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ’’خلافت عافیت کا حصار‘‘۔

آخر پر مکرم امیر صاحب فرانس نے حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش کر کے اختتامی دعا کروائی۔

نومبائعین کی تقاریر

دورانِ سال بیعت کرنے والے خوش نصیب نومبائعین نے اپنی قبول احمدیت کے انتہائی ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔ بعض غیر از جماعت احباب کے علاوہ علاقہ کے میئر بھی تشریف لائے اور انتظامات کی تعریف کی اور جماعت کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

امسال جلسہ سالانہ کی حاضری 827 رہی۔ 18 قومیت کے لوگوں نے اور تین ممالک سے مہمانوں نے شرکت کی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے حق میں حضرت مسیح موعود کی ساری دعاؤں کو قبول فرمائے جو حضور نے شاملینِ جلسہ کے لئے کی ہیں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2011ء)

تعارف کتب

جماعت احمدیہ کا تعارف (ایڈیشن دوم)

- مصنف: مبشر احمد خالد (مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)
- صفحات: 700
- سائز کتاب: 8/(26x20)
- سن اشاعت: ستمبر 2011ء

جماعت احمدیہ کے تعارف کا پہلا ایڈیشن لجنہ اماء اللہ کراچی نے 1996ء میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب کو جماعت احمدیہ کی نئی نسل بالخصوص واقفین نو ونومبائعین کی تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ کے نقطۂ نظر سے بہت مفید اور اہم پایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کو بہت پذیرائی ملی۔ اسے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ پر بھی پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کا قدم 1996ء کے بالمقابل بہت زیادہ آگے بڑھ چکا ہے یہی وجہ ہے کہ اب اس کتاب کے نئے ایڈیشن کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی۔ جس میں جماعتی ترقی کے تازہ اعداد وشمار اور ہمہ گیر ترقیات کے گوشوارے پیش کئے جائیں نیز پہلے ایڈیشن کے شائع ہونے کے بعد قائم ہونے والے نئے شعبہ جات اور تحریکات کا تعارف بھی کروایا جائے۔ اسی طرح اس کتاب کے پہلے ایڈیشن میں جو جو کمیاں رہ گئی تھیں ان کو بھی دور کر دیا جائے۔ چنانچہ اسی ضرورت کے تحت مکرم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کتاب کا نیا ایڈیشن بہت سے اضافوں اور مزید تحقیق کے ساتھ تیار کیا ہے جسے مکرم حافظ عبدالحمید صاحب مقیم اسلام آباد نے افادۂ عام کے لئے شائع کیا ہے۔ اب اس کتاب میں 31 جولائی 2010ء تک کے جماعتی ترقی کے تمام تازہ کوائف اور اعداد وشمار شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن دس ابواب پر مشتمل تھا۔ جبکہ زیر نظر ایڈیشن پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پانچ نئے ابواب کے اضافہ کے علاوہ پہلے دس ابواب میں بھی کافی زیادہ اضافے کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل ابواب شامل ہیں۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا پس منظر۔ مختصر سوانح مہدی دوراں۔ جماعت احمدیہ کا قیام۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ جماعت احمدیہ کا نظام خلافت۔ صدر انجمن احمدیہ۔ دیگر اہم ادارہ جات۔ جماعتی خدمت خلق کے ادارے اور احمدیہ ایسوسی ایشنز۔ بابرکت تحریکات۔ جماعت کی ذیلی تنظیمیں۔ اہم جماعتی کتب و مرکزی اخبارات و رسائل۔ اہم جماعتی شخصیات۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت۔ جماعت احمدیہ اغیار کی نظر میں اور جماعت احمدیہ کا مستقبل۔

مختصر یہ کہ اس کتاب میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اختلافی مسائل، جماعت کے انتظامی اور تنظیمی ڈھانچہ اور 2010ء تک جماعتی ترقیات کے مکمل اعداد وشمار اور کوائف سے متعارف کروایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کتاب کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے مفید ہے۔ بالخصوص واقفین نو اور نومبائعین کے لئے یہ کتاب بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کی کاوش سے ایسی مفید کتاب سلسلہ کے لٹریچر میں شامل ہوئی ہے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

12

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ناروے

پریس کو انٹرویو، فیملی ملاقاتیں، بیت نصر کے حوالے سے میڈیا میں بھرپور کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29 ستمبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت النصر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور دیگر مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پریس کو انٹرویو

نیشنل ٹی وی NRK، نیشنل ریڈیو NRK اور لوکل اخبار (Documentary Maker) Grorudalen کے نمائندگان اور جرنلسٹس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو لیا۔

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور سب سے پہلے نیشنل ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لیا۔

جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ نئی (بیت) کے بارہ میں آپ کے کیا خیالات ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز کل اس بیت کا آفیشلی (Officially) افتتاح ہوگا۔ یہ ناروے میں ہماری پہلی باقاعدہ بیت ہے جس کی تعمیر بطور بیت ہوئی ہے۔ میں بہت خوش ہوں کہ یہ بہت خوبصورت بیت اب مکمل ہوگئی ہے۔ ناروے میں ہماری چھوٹی کمیونٹی ہے لیکن ناروے کی بیوت میں سے سب سے بڑی بیت تعمیر کی ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ اس بیت کی کیا اہمیت ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم خالص روحانی اور مذہبی کمیونٹی ہیں۔ ہمارے بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود مانتے ہیں۔ آپ نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں دو اہم مقاصد کے لئے آیا ہوں ایک یہ کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے خدا کے قریب لایا جائے۔ انسان اپنے رب کو پہچانے اور دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق، ایک انسان دوسرے انسان کے قریب ہو اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا ہماری بیت لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کرنے انہیں باہم متحد کرنے اور آپس میں بھائی چارہ اور اخوت و محبت کی فضا پیدا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی اور یہاں آنے والے لوگ خدا کے حضور جھکیں گے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں گے۔

TV کی جرنلسٹ نے یہ سوال کیا کہ آپ کی کمیونٹی دنیا بھر میں مظالم کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ آپ اس معاملہ کے بارہ میں کیا محسوس کرتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ ہم دنیا کے ہر ملک میں پرسیکیوشن کا نشانہ بنے ہوئے ہیں ایسا نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا پرسیکیوشن وہاں ہوتی ہے جہاں آپ کو قانوناً اپنے تمام بنیادی حقوق سے محروم کردیا جاتا ہے جہاں آپ رہ رہے ہیں وہاں آپ کو سول رائٹس سے محروم کردیا جائے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں ہمیں اپنے بنیادی حقوق سے محروم کردیا گیا ہے اور ایک ایسا قانون بنایا گیا ہے جس کی رو سے ہم اپنی......کو......نہیں کہہ سکتے۔ ہم سلام نہیں کہہ سکتے۔ یہاں تک کہ اپنے آپ کو......نہیں کہہ سکتے۔ پاکستان وہ واحد ملک ہے جہاں احمدیوں کے خلاف باقاعدہ قانون بنا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض دوسرے ممالک میں بھی ہمیں مختلف لحاظ سے پرسیکیوشن کا سامنا ہے۔ ملائشیا میں ہمیں بعض حقوق سے محروم کیا گیا ہے اسی طرح انڈونیشیا میں بھی ہم پر بعض پابندیاں ہیں اور بعض جگہ بعض حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ ان ممالک میں اور اسی طرح بعض اور ممالک میں ہم آزادانہ نہ دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں۔ نہ اپنا پیغام پہنچا سکتے ہیں اور نہ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ کہنا کہ سب دنیا میں ایسا ہے یہ درست نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یہاں ناروے میں ہم اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں۔ اگرچہ یہاں انتہائی محدود پیمانے پر انتہاء پسندی کی مثالیں موجود ہیں۔

اس سوال کے جواب پر کہ دوسرے گروپس آپ کی (بیت) کو......نہیں سمجھتے۔ اس بارہ میں آپ کا رسپانس کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا نام مسرور ہے جو مجھے میرے والدین نے دیا تھا۔ تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ میرے اس نام سے انکار کریں اور مجھے اس نام کی بجائے کسی دوسرے نام سے پکاریں جیسے John یا Terry یا اور کوئی نام۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح ہمیں......کا نام دیا گیا ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کئے ہوئے ہیں اور یہ نام ہمیں خدا نے دیا ہے تو جب میں کہوں کہ میں......ہوں تو کسی دوسرے شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس سے انکار کرے اسی طرح، اسی طریق سے جب ہم کہتے ہیں کہ ہماری عبادت کی جگہ کا نام......ہے جہاں ہم نماز کی ادائیگی اور خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو پھر ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اس جگہ کو......کے نام سے پکاریں۔

تم جو چاہو، جس نام سے چاہو مجھے پکار سکتے ہو یا ہماری بیوت کو کسی دوسرے نام سے پکار سکتے ہو۔ لیکن میں ہمیشہ اس کا وہی نام اختیار کروں گا جو مذہب کی اصطلاح میں اس چیز کا نام ہے۔ قرآن کریم تو بڑا واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔

NRK نیشنل ریڈیو کے نمائندہ نے سوال کیا کہ ناروے میں بھی بعض لوگ دین سے خوفزدہ ہیں کیا آپ لوگوں کے اس خوف کو سمجھ سکتے ہیں۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ نارویجین کو دین سے کوئی خطرہ ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں عموماً نارویجین لوگ دین سے کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بعض......کے ذاتی مفادات نے بعض مسائل پیدا کئے ہیں لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ ان مسائل اور فساد کی جو اصل جڑ ہے وہ دین ہے۔ کیونکہ دین تو ہرگز کسی قسم کی بدامنی پھیلانے کی کوئی تعلیم نہیں دیتا۔

اس سوال کے جواب میں کہ دہشت گردوں کا جو موجودہ رول (Role) ہے کیا آپ اس سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہماری کمیونٹی بھی دہشت گردی کا نشانہ بنی ہے۔ گزشتہ سال لاہور میں ہماری دو بیوت پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجہ میں 86 احمدی (راہ مولیٰ میں قربان) ہوئے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی ملک میں اور بہت سی جگہوں پر بہت سے احمدی ظلم و ستم کا نشانہ بنائے گئے ہیں اور ان احمدیوں کے خلاف مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ اب تک سینکڑوں احمدی (قربان) کئے جاچکے ہیں صرف اس وجہ سے کہ وہ احمدی تھے۔

یہ دہشت گرد، انتہاء پسند بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہیں۔ لیکن اسلام نے کبھی بھی اس قسم کے ظلم اور بربریت کی اجازت نہیں دی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جتنے بھی گزشتہ انبیاء کرام گزرے ہیں ان کو لوگوں کی طرف سے تکالیف اور مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم اس زمانہ کے نبی کو ماننے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق چودھویں صدی میں ظاہر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ آنے والا شخص مسیح ہوگا، مہدی ہوگا اور نبی ہوگا تم اس کو ماننا۔ چنانچہ ہم نے اس کو مانا اور قبول کیا۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مذہب اور سیاست کو علیحدہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جہاں تک دین کا تعلق ہے۔ مذہب کا سیاست سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ گورنمنٹ آزادانہ اور جمہوری طریقے سے اپنی حکومت چلاتی ہے۔ دین حق ایک مذہب ہے اور اس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ وہ دنیا کو سمجھائے اور ان کو بتائے کہ تمہارا ایک پیدا کرنے والا ہے۔ تمہارا ایک خالق ہے۔ تم اس کی طرف جھکو، اس کو پہچانو اور اس کی عبادت کرو اور دوسرا یہ کہ دین اس بات کی طرف ہماری توجہ دلاتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کریں اور ہر ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئے اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہو۔

اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ یورپ کے ملٹی کلچرل ہونے کی امید رکھتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یورپ کے ممالک کی اکثریت تو پہلے ہی ملٹی کلچرل (Multi Cultural) ہے۔ ابھی حال ہی میں جو دنیا میں کرائسز آئے ہیں اس کے نتیجہ میں نارتھ افریقہ سے بہت سے لوگوں نے یورپ کی طرف ہجرت کی ہے۔ اسی طرح دنیا کے دیگر مختلف ممالک سے بھی ایک بہت بڑی تعداد ہجرت کر کے یورپ میں آکر آباد ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہم کسی بھی مذہب یا کلچر سے تعلق رکھتے ہوں ایک بات ضروری ہے کہ ہمیں بحیثیت قوم متحد رہنا چاہئے اور بحیثیت شہری ہونے کے ملکی قانون کی پابندی کرنی ہوگی اور ملک کے وفادار ہو کر رہنا ہوگا۔

اسی طرح حکومت کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ کسی کے ذاتی مذہبی معاملات میں دخل

اندازی نہ کرے۔ ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہر شخص کو خواہ وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہو برابر کے حقوق اور سہولیات ملنی چاہئیں اور پھر ہر شہری کے لئے ملک کے قوانین کی پابندی کرنی لازمی ہے اور باہم مل جل کر رہنا ضروری ہے اور معاشرہ کا سوسائٹی کا حصہ بن کر ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اسی لئے دین نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بنیادی نکتہ یہی ہے کہ ہم کو ہر شہری کا احترام کرنا چاہئے۔ (دین حق) میں کوئی سیاست نہیں ہے۔ دین حق صرف ایک مذہب ہے اور جو سیاسی امور اور معاملات ہیں وہ ایک طرف ہی رہتے ہیں۔

لوکل اخبار Grorudalen کے نمائندہ نے جو نیشنل TV اور نیشنل ریڈیو کے انٹرویو کے وقت ساتھ موجود تھا۔ حضور انور کی طرف سے دیئے جانے والے تمام جوابات نوٹ کئے اور کہا کہ مجھے ان جوابات سے ہی بہت زیادہ مواد مل گیا ہے۔

اس انٹرویو کے بعد دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت النصر میں تشریف لاکر نمازیں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

فیملی ملاقاتیں

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ناروے کی جماعتوں Lanbertseter، Toyen، Klofta، Drammen، Bairoon، حلقہ Noor، حلقہ Nasr، Holmlia، Nittedal، Stovner اور Tonsberg سے آنے والی فیملیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس کے علاوہ سویڈن اور کینیڈا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

آج مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 106 افراد اور 14 مردو خواتین نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ سکول کالج جانے والے بچوں نے اپنے پیارے آقا سے قلم حاصل کئے جبکہ چھوٹے بچوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے رنگ میں برکتیں حاصل کیں اور اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے جھولیاں بھریں اور اپنے نیک نصیب لئے ہوئے یہاں سے واپس لوٹے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النصر میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

ناروے کے نیشنل NRK 1 TV نے آج رات اپنی سات بجے اور پھر دس بجے کی خبروں میں بیت کے حوالہ سے درج ذیل خبر نشر کی۔

Furuset میں (بیت) کے افتتاح کے سلسلہ میں بڑے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کیونکہ خاص طور پر مسلمانوں کی طرف سے اس (بیت) کی بہت مخالفت کی گئی ہے۔

CCTV کنٹرول کے علاوہ دیگر سیکیورٹی انتظامات مسلسل کئے جاتے رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت کے اپنے لوگوں کے علاوہ پولیس کی بھاری نفری ڈیوٹی پر موجود ہے ان دھمکیوں کی بناء پر جو جماعت کو دی گئی ہیں جماعت کے ایک نمائندہ نے کہا کہ ہم پولیس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری مدد کی اور یہ مدد کرنا ان کی اپنی تحقیق کی بناء پر ان کا اپنا فیصلہ تھا۔

اب تمام تیاریاں اپنے اختتام کو ہیں اور کل کے دن اس کا افتتاح ہے۔ یہ ایک خوشی کا موقع ہے جو کہ بہت سی مشکلات کے بعد آرہا ہے۔ ان مشکلات میں سے جن کا جماعت احمدیہ کو اس (بیت) کی تعمیر کے دوران سامنا رہا ایک یہ بھی تھی کہ انہیں مسلسل دھمکیاں موصول ہوتی تھیں اور (بیت) پر پتھر برسائے جاتے تھے اور دیگر توڑ پھوڑ بھی کی گئی۔ مسلمان ان کو اپنوں میں سے نہیں سمجھتے۔

پولیس ایجنسی دھمکیوں کے بارہ میں مزید معلومات دینے سے انکار کررہے ہیں۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ (احمدی) لوگ تشدد پسند لوگوں کے ظلم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

خلیفۃ المسیح نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ ”میں ......ہوں جیسے میرا نام مسرور احمد ہے تو اور کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مجھے John یا Terry کہے اور جب میں کہتا ہوں کہ میں ......ہوں تو کسی کو حق نہیں کہ وہ مجھے یہ کہے کہ تم ......نہیں ہو“۔

اب جبکہ اس ......کا افتتاح ہو رہا ہے جو کہ Northern Europe کی سب سے بڑی...... ہے تو یہ ایک امن کا پیغام دنیا چاہتی ہے۔

ناروے کے نیشنل ریڈیو NRK نے اپنی سات بجے کی خبروں میں درج ذیل خبر نشر کی۔

اس ہفتہ شمالی یورپ کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح ہے۔ جس میں 4500 افراد کی جگہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی سخت مخالفت کی جاتی ہے اور یہ لوگ احمدی ...... کہلاتے ہیں۔ مسلمان ان کو ......تسلیم نہیں کرتے اور اس سلسلہ میں جماعت کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے اور (بیت) کی عمارت کو بھی نقصان پہنچایا جاتا رہا ہے۔

اس ہفتہ احمدیہ جماعت کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب اس (بیت) کے افتتاح کے لئے تشریف لا چکے ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے حفاظتی انتظامات انتہائی سخت ہیں۔

ہر کوئی چیک ہونے کے بعد اندر داخل ہوتا ہے۔ پولیس اسلحہ کے ساتھ چوکس کھڑی ہے۔

جماعت کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ جماعت تشدد اور ظلم کا نشانہ بنی ہے اور 1986ء میں جب (بیت) نور خریدی گئی تب اسے بم کے ذریعہ اڑانے کی کوشش کی گئی جو کہ ناکام رہی۔

جرنلسٹ نے خبر نشر کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں (بیت) میں بہت سے لوگ اپنے خلیفہ سے ملاقات کے لئے منتظر بیٹھے ہیں۔ احباب جماعت کا کہنا ہے کہ یہ ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

اب میری باری آئی ہے ملاقات کرنے کی میرے ساتھ پریس کے تین نمائندوں کے علاوہ ایک فوٹوگرافر بھی ہے۔

ان کے خلیفہ کہتے ہیں کہ اپنی جماعت کے افراد سے ملنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے پیاروں سے ملاقات کرتا ہے۔ میں اپنی جماعت سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اور یہی ہماری جماعت ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ وہ خود اور جماعت کو سخت خطرہ ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہی ان کی سچائی پر دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ احمدیوں کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اگر کوئی شہید ہوتا ہے تو اسے معلوم ہے کہ اسے اس کا اجر ملنے والا ہے۔ اگر میں نہ ہوں تو کوئی اور میری جگہ میرے مقام پر ہوگا۔ یہ سلسلہ ختم نہیں کیا جا سکتا۔

ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ وہ ابھی ملاقات کر کے آئی ہیں اور ان کو حضور سے تبرک بھی ملا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ یہ ان کے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے جس کا احساس نسلوں میں چلتا ہے۔ اکثر اوقات حضور انور احباب جماعت کو قلم دیا کرتے ہیں۔

نیشنل ریڈیو کی اس خبر کا دورانیہ تین منٹ پچاس سیکنڈ تھا۔

آج اوسلو (Oslo) کے اخبار Aften نے اپنی 29 ستمبر 2011ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ تفصیلی خبر شائع کی۔

شمالی یورپ کی سب سے بڑی (بیت) کا افتتاح

حفاظت کا خاص خیال رکھا جارہا ہے۔

احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کل Furuset میں (بیت) کے افتتاح کے موقع پر موجود ہوں گے۔ پولیس بھی موجود ہے۔ 1994ء میں جب Winter Olympics ہوئے تھے تب اس (بیت) کے لئے پلاٹ خریدا گیا تھا۔ لیکن اس عظیم (بیت) کی تکمیل کا رستہ نہایت دشوار تھا۔ ان گنت مشکلات کا سامنا ہوا۔ مگر جون کے وسط میں اسے استعمال کرنے کی اجازت مل گئی۔

کل وہ دن ہے جب اس کا افتتاح ہوگا، اس (بیت) کی تعمیر پر کل خرچ ایک سو ملین کرونر سے زائد ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ ناروے کے افراد نے اس کا تمام خرچ اٹھایا ہے۔ ایک احمدی دوست نے اس کے لئے اپنا گھر بھی فروخت کر دیا۔ (بیت) کی اس تحریک میں سب نے حصہ لیا۔ جماعت کے ایک نمائندہ نے بتایا کہ (بیت) کی تعمیر پر کئی سالوں سے کام ہوا ہے اور انتہائی خوش ہیں کہ یہ (بیت) مکمل ہوگئی ہے اور ہم خدا تعالیٰ کے نہایت شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اتنی بڑی (بیت) تعمیر کرنے کی توفیق دی۔

اخبار نے مزید لکھا کہ کل بروز جمعہ اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوگی۔ جس میں اس ...... فرقے کے روحانی سربراہ تقریر فرمائیں گے جو کہ لندن سے اس غرض کے لئے تشریف لائے ہیں۔ (بیت) کے احاطہ میں پولیس کا اچھا انتظام ہے اور (بیت) میں اندر، باہر جانے کا وہی سیکیورٹی سسٹم اور چیک اپ ہے جو ہمیں ایئرپورٹ پر نظر آتا ہے۔

(بیت) مخالفت اور توڑ پھوڑ کا نشانہ بنی رہی ہے۔ کئی سالوں سے 24 گھنٹے اس کی نگرانی رکھی جارہی ہے۔ الغرض خلیفہ وقت کی آمد کی وجہ سے اس کی سیکیورٹی کو مزید بڑھایا گیا ہے۔

مسلمان، احمدیوں کو ......تسلیم کرنے کو تیار نہیں اور وہ اس عمارت کو (بیت) تسلیم نہیں کرتے۔

جب Aften اخبار کے صحافیوں کو (بیت) کا دورہ کرایا گیا تو خلیفہ وقت یہاں موجود تھے اور بہت سے لوگ ملاقات کے لئے حاضر تھے۔

مذہبی راہنما خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ (بیت) امن کا نشان ہے۔ اس کی ایک طویل تاریخ ہے جس میں بہت زیادہ نشیب وفراز ہیں ہم خوش ہیں کہ اب اس کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

مخالفین کے اس اعتراض پر کہ احمدی اس کو ......نہیں کہہ سکتے۔ خلیفۃ المسیح نے جواب دیا کہ تم لوگ اس عمارت کو جو چاہو کہو لیکن میرے نزدیک یہ ایک ......ہی ہے۔

اس اخبار نے اپنی اشاعت میں مختلف تصاویر بھی شائع کیں۔

تصویر نمبر 1، جس میں پولیس کو دکھایا گیا ہے، کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ احمدی ......کو مسلمان تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس (بیت) کی ہر وقت

نگرانی ہوتی ہے مگر خلیفۃ المسیح کی آمد پر اسے مزید سخت کیا گیا ہے۔

تصویر نمبر 2، جس میں مردانہ ہال کو دکھایا گیا ہے، کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ (بیت) کی تعمیر کے اخراجات قریباً 100 ملین کرونر تھے۔ احمدیوں کے نزدیک یہ (بیت) 4200 مربع میٹر کے ساتھ شمالی یورپ کی سب سے بڑی (بیت) ہے۔

تصویر نمبر 3 حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر ہے۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے کہ احمدیہ جماعت کے روحانی سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب فرماتے ہیں کہ یہ (بیت) امن کا نشان ہے۔

تصویر نمبر 4 ملک محمود احمد ایاز صاحب سیکرٹری امور خارجہ کی ہے جس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ میں خداتعالیٰ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ اس نے ہمیں اس (بیت) کو مکمل کرنے کی توفیق دی ہے۔

اخبار میں ایک بہت بڑی تصویر بیت نصر کی دی گئی ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا گیا ہے کہ 1994ء میں جماعت احمدیہ نے Furuset Senter کے قریب یہ پلاٹ خریدا۔ مگر اس کا استعمال اس سال گرمیوں میں شروع ہوا اور کل اس کا افتتاح ہے۔

اس کے علاوہ اخبار نے بیت کے تفصیلی کوائف بھی دیئے۔

مکرم محمد ایوب صابر صاحب

ابا جان محترم حکیم محمد افضل فاروق صاحب آف اوچ شریف

پیارے ابا جان محترم حکیم محمد افضل فاروق صاحب 15 جون 2010ء کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے وفات پا گئے۔

آپ کی ولادت غالباً 1927ء میں اوچ شریف ضلع بہاولپور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اوچ شریف سے حاصل کی۔ جب آپ کی عمر تقریباً 18 سال تھی تو آپ کے والد یعنی ہمارے دادا جان حکیم محمد اکرم صاحب نماز جمعہ کی امامت کراتے ہوئے دوسرے سجدہ میں اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ اس صدمے کو آپ نے جس طرح برداشت کیا وہ آپ ہی جانتے تھے کیونکہ آپ بڑے بھائی تھے اور ایک بھائی اور بہن کی کفالت کی ذمہ داری بھی آپ کے نازک کندھوں پر آ پڑی۔ آپ خود ہمیں بتاتے تھے کہ والد صاحب کی وفات پر ہمارے پاس کفن و تدفین کے اخراجات بھی نہ تھے۔

میٹرک کرنے کے بعد آپ قادیان چلے گئے اور نظارت امور عامہ میں خدمات انجام دیتے رہے اور وہیں تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ پھر واپس آ کر سکول میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیئے اور محکمہ پولیس میں بھی ملازمت کرنے کا موقع ملا۔ لیکن کسی میں بھی دل نہ لگا اور آخرکار اپنے آبائی پیشہ حکمت کی طرف منسلک ہو گئے اور تادم آخر اسی شعبہ سے وابستہ رہے اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس قدر نوازا کہ آخری دن تک مریض دیکھتے رہے اور آپ نے بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنے مطب کو جاری رکھا اور خدا تعالیٰ نے شفاء بھی ایسی آپ کے ہاتھ میں دی کہ لوگوں کا یقین تھا کہ ایسے مریض جنہیں دوسرے ڈاکٹرز سے شفاء نہیں ملتی تو وہ آپ کی دوائی سے شفایاب ہوتے۔

جماعتی خدمات کا ایک طویل سلسلہ ہے جو آپ سے وابستہ 1945ء میں اپنے والد صاحب کی وفات پر سیکرٹری مال بنے اور 1965ء تک اسی عہدہ پر فائز رہے۔ 1965ء سے صدر جماعت بنے اور 1989ء تک مسلسل صدر جماعت اوچ شریف رہے۔ اس دوران 1953ء اور 1974ء کے پُرآشوب دور میں جماعت کے ساتھ ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹے رہے۔ 1974ء میں تمام احباب جماعت محترم والد صاحب کے گھر اکٹھے ہو گئے اور دعاؤں اور تلاوت میں مشغول رہے باہر جلوس آتے گالی گلوچ کرتے پتھراؤ کرتے۔ سرکاری طور پر پولیس بھی آتی جو انہیں باز رکھتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے محفوظ رکھا۔ قریبی اچھے ہمسائے اپنے گھروں سے راشن وغیرہ دیتے یا بازار سے لا کر دیتے اور کئی دن کے محاصرے سے خدا تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

اسی طرح 1984ء میں والد صاحب پر ایک جماعتی مقدمہ بنا لیکن خدا تعالیٰ کی تدبیر کہ آپ کو بروقت اطلاع مل گئی اور آپ نے عبوری ضمانت کروالی لیکن پولیس ہمارے بھائی محمد انور قمر کو لے گئی اور ان کا نام بھی شامل کر دیا جو تقریباً 22 دن حوالات رہے۔ دو سال تک یہ مقدمہ چلا اور اللہ تعالیٰ نے آخر ایک جج کو توفیق دی کہ وہ اسے ختم کرے اور یوں یہ مقدمہ ختم ہوا۔ اسی طرح 1986ء میں دوبارہ آپ پر مقدمہ بنا اور اپنے مطب میں کمپنیوں کے اشتہارات پر اللہ تعالیٰ کے نام کلمہ طیبہ لکھنے اور نظم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ع

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو

پر مقدمہ بنایا گیا۔ آپ ایک ہفتہ حوالات رہے اس اسیری کے دور میں بھی خدا تعالیٰ نے کئی طرح کے نشانات ظاہر فرمائے جو الگ تفصیل طلب ہیں یہ مقدمہ بھی تقریباً دو سال چلا اور آخر آپ کی بریت ہوئی۔

آپ کو جلسہ سالانہ کیلئے لندن اور قادیان جانے کی توفیق ملی۔ پاکستان میں جلسوں کے انعقاد کے وقت کئی وفود اور غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ پر لے جاتے اور مرکز کی زیارت کراتے۔ شہر کے اکثر معزز اور بااثر احباب آپ کے شاگرد، دوست اور تعلق رکھنے والے تھے۔ جب بھی ہمارے ہاں کوئی نئے مربی صاحب آتے تو ان کو اپنے ان دوستوں سے تعارف کراتے اور علمی محفلیں سجاتے مطب میں بھی ہر وقت تمام مرکزی رسائل الفضل انصاراللہ۔ خالد۔ تشحیذ الاذہان اور مصباح رکھے ہوتے اور خود بھی پڑھتے اور اپنے مضامین اپنے محلے کے اہل علم دوستوں کو بھی پڑھاتے۔ دعوت الی اللہ کے سلسلے میں مربیان کے ساتھ سائیکل سفر کے ذریعہ اپنے غیر از احمدی رشتہ داروں اور احباب تک دور دراز تک جاتے اور تعارف کراتے۔ والد صاحب اپنے علاقہ میں ایک دلیر شخصیت تھے کبھی بھی انہیں جماعتی مخالفت کی وجہ سے گھبراہٹ میں نہیں دیکھا۔ حوالات میں بھی بڑے بڑے نامی چور ڈکیت آپ کی شخصیت کے اثر سے آپ کے مرید بنے ہوئے دیکھے وہ روزانہ آپ کی ٹانگیں دباتے اور سر کی مالش کرتے اور ہر طرح کا خیال رکھتے یہ سب حضرت مسیح موعود کی دعاؤں اور آپ کے خلفاء کی برکتوں کے پھل ہیں جو ہمیں نصیب ہو رہے ہیں۔

آپ نے بحیثیت صدر جماعت قدیم بیت الذکر کو از سر نو تعمیر کرایا اس کے لئے مرکز سے کوشش کر کے ایک معمولی رقم سے کام شروع کرایا لیکن حضور کی اجازت اور دعاؤں سے مقامی دوستوں سے بھی رقم اکٹھی کی اور بیت الذکر کی تعمیر مکمل کی۔ خواتین کے لئے اوپر ایک گیلری تعمیر کرائی۔ بعد ازاں بیت الذکر سے ملحق اپنے والدین کی جگہ کا کچھ حصہ وقف کر دیا اور مربی ہاؤس کے لئے دے دیا۔ یوں بیت الذکر اور مربی ہاؤس ساتھ ساتھ کر دیے۔ تاکہ آنے والے مربیان کو بیت الذکر کے لئے دور سے نہ آنا پڑے۔ اسی طرح ایک مسئلہ آبائی قبرستان کا تھا جو والد صاحب کے غیر احمدی رشتہ داروں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے والد صاحب اور ان کی اولاد کے لئے تو انکار نہ کیا کہ آپ تدفین کرتے رہیں لیکن باقی احمدی احباب کو خصوصاً منع کر دیا کہ اس قبرستان میں تدفین نہ کریں۔ والد صاحب کو یہ بات ناگوار گذری کہ بحیثیت صدر جماعت میں اپنے اور اپنی اولاد کے لئے تو یہ قبرستان قبول کرلوں اور باقی احمدی احباب میتیں کہیں اور لے جائیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے سرکاری زمین کی تلاش شروع کی لیکن وہ شہر سے بہت دور تھی چنانچہ مرکز سے رجوع کیا اور اسی قبرستان کے قریب بڑی مناسب جگہ پر اوچ شریف جماعت کے لئے قبرستان کی جگہ خرید لی۔ اس کی چار دیواری کی اور درخت لگوائے اس قبرستان میں اس وقت چار پانچ احمدی مدفون ہیں۔

جماعتی ریکارڈ کی حفاظت اور یادداشت کے حوالے سے خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ 1945ء سے اب تک جماعتی و گھریلو حالات اور آپ کی سوانح ڈائریاں اب تک محفوظ ہیں۔ ہر قسم کا ریکارڈ لین دین، گھریلو اخراجات و آمد اور ملکی و غیر ملکی خاص واقعات آپ کی ڈائریوں پر ملتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے امیر صاحب ضلع کی ہدایت پر جماعت اوچ شریف خصوصاً اور ضلع بہاولپور کے حالات عموماً تصنیف کئے اور تمام ریکارڈ جو آپ کی یادداشت میں محفوظ تھا لکھ کر دیا۔ وہ انشاء اللہ ضلع بہاولپور کی تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔

آپ کو پنجوقتہ باجماعت نمازوں کی عادت تھی اور جب صحت کمزور ہو گئی تو پھر اکیلے یا لیٹے ہوئے بھی پڑھ لیتے۔ تلاوت قرآن کریم روزانہ کا معمول تھا کبھی ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ بلکہ آخری دنوں میں یہ کوشش ہوتی کہ کسی طرح نظر بہتر ہو جائے تو تلاوت قرآن کر سکوں۔

26 ستمبر 2009ء کو اپنے بیٹے محمد اعظم طاہر کی شہادت کی وجہ سے خاصا جھٹکا لگا لیکن خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اسے برداشت کیا اور بڑی ہمت و حوصلہ سے اس سانحہ کا مقابلہ کیا۔ حضور کے خطبہ جمعہ نے تمام گھر والوں کے لئے ایک مرہم کا کام کیا۔ آپ کی وفات سے چند روز قبل روزنامہ الفضل میں آپ کا مضمون اپنے بیٹے کی راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کے حوالے سے شائع ہوا۔

آپ کی وفات 15 جون 2010ء کو ہوئی مکرم مربی صاحب ضلع بہاولپور نے شام سات بجے نماز جنازہ پڑھائی جس میں امیر صاحب ضلع اور ضلعی عہدیداران کے علاوہ مقامی جماعت اور قریبی جماعتوں سے احمدی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ رات نو بجے وہاں سے بذریعہ ویگن جنازہ ربوہ لایا گیا اور اگلے دن نو بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی دینی و دنیوی خدمات قبول فرمائے۔ آپ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد کو خلافت احمدیہ سے جوڑے رکھے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ا۔ باسط

میرے والد مکرم مولوی عبدالغفور صاحب کا ذکر خیر

میرے والد مولوی عبدالغفور صاحب سابق سیکرٹری مال محلّہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ ایک طویل علالت کے بعد مورخہ 14 مئی 2011ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

والد صاحب نہایت متقی، صاف گو، دین دار اور خدمت گار انسان تھے۔ قادیان کے محلّہ دارالفضل میں پیدا ہوئے وہیں پرورش پائی اور میٹرک بھی قادیان سے کیا۔ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ والد صاحب (یعنی میرے دادا) جو کہ خلیفۃ المسیح الثانی کے باغ میں مالی تھے وفات پا گئے اور والدہ محترمہ نے تمام بچوں کی پرورش مشکل حالات میں کی۔

خلافت سے محبت:

1944ء کا واقعہ ہے دہلی میں جلسہ مصلح موعود کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دہلی تشریف لے گئے۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ میرا بڑا دل چاہتا کہ میں بھی اس جلسہ میں شرکت کروں والدہ صاحبہ سے اجازت مانگی جو کہ انہوں نے پیسے نہ ہونے کی وجہ سے نہ دی۔ پھر دو جگہوں سے ادھار 5 روپے مانگے۔ دہلی کے لئے رخت سفر باندھا۔ امرتسر کا کرایہ کسی دوست نے دے دیا اور سٹیشن پر جا کر ٹکٹ لیا جو کہ پورے 5 روپے میں آیا کہ دہلی تو پہنچو پھر دیکھی جائے گی۔

خدمت دین کا شوق:

ہندوستان کی تقسیم کا اعلان ہوا تو اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ حفاظت مرکز کے لئے خدام کی ضرورت ہے۔ والد صاحب ان دنوں کراچی میں تھے خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً کراچی سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے لاہور پہنچ کر ایک قادیان جانے والے ٹرک میں سوار ہو کر قادیان پہنچے۔ وہاں جا کر بورڈنگ ہاؤس میں قیام کیا تقریباً آٹھ دن حفاظت مرکز کے لئے کام کرتے رہے اور گھر جو کہ دارالفضل میں تھا ماں کو بھی اطلاع نہ دے سکے۔ نویں دن گھر گئے تو گھر والوں کو معلوم ہوا۔ ابھی گھر میں ہی تھے کہ کرفیو لگ گیا۔ والدہ کے منع کرنے کے باوجود گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ نور ہسپتال سے ہوتے ہوئے مین بازار میں پہنچے ہی تھے کہ سامنے سے دو فوجی نظر آ گئے۔ فوراً قریبی درخت کی اوٹ میں ہو گئے عین اس وقت دو گولیاں آپ کے دائیں بائیں سے گزر گئیں۔ پھر سامنے والے گھر سے ایک آدمی نے دیکھا تو فوراً بولا کہ غفور یہاں سے ہلنا مت۔ جونہی فوجیوں کی نظر ذرا ہٹی تو اس نے اپنے گھر کا دروازہ کھولا اور ان کو اندر بلا لیا یوں محض خدا کی حفاظت میں بیت اقصیٰ پہنچے۔

احترام کا جذبہ:

والد صاحب کی پیدائش 1928ء کی ہے اور یہی سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پیدائش کا ہے۔ یوں قادیان کی گلیوں میں اکٹھے کھیل کود کر جوان ہوئے۔ یوں ان کی دوستی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ بچپن سے تھی۔ ربوہ آنے کے بعد بھی یہ دوستی بحال رہی۔ جب 1982ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات ہوئی۔ تو خلافت کے انتخاب کے لئے خلافت کمیٹی کا اجلاس بیت المبارک میں شروع ہوا ہے تو والد صاحب گئے کہ معلوم کروں کہ کون خلیفہ منتخب ہوا ہے جب خلافت کا انتخاب ہو چکا اور والد صاحب بیعت کرنے کے بعد گھر واپس آ گئے۔ گھر میں ہم سب اہل خانہ اور دوسرے مہمان جو وفات کی خبر سن کر جنازہ میں شرکت کے لئے جمع تھے انتظار کر رہے تھے کہ والد صاحب آئیں اور بتائیں کہ کون خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ والد صاحب گھر میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے میری نظر ابو پر پڑی تو میں نے بڑی بے قراری سے خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں پوچھا تو والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا نام لیا۔ حضور کو ان دنوں چونکہ میاں طاہری کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا میں نے مسرت سے پوچھا کہ کیا میاں طاہری! تو والد صاحب نے مجھے خوب جھڑکیاں دیتے ہوئے کہا کہ میاں طاہری کیا ہوتا ہے۔ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کہو۔

یوں مقام کے بدلنے سے ایک دم والد صاحب کے انداز احترام میں بھی تبدیلی آ گئی اور پھر اس کے بعد ہم نے ان کی زبان سے کبھی بھی میاں طاہری نہ سنا۔

قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آئے تو فیصل آباد کے ایک گاؤں سرشمیر میں قیام کیا۔ وہاں کی بیت کو جو کہ کچی تھی دور دراز سے پیسے اکٹھے کر کے پختہ کروایا۔ ربوہ میں اپنے محلے کی بیت کی توسیع اپنی نگرانی میں کروائی۔ جب سے نداء بند ہوئی صبح اٹھ کر درود شریف کا ورد کرتے جاتے اور ایک ایک گھر کو ڈنڈے سے بجاتے جاتے اور بیت تشریف لے جاتے تقریباً تیس سال سے زائد عرصہ محلّہ کے سیکرٹری مال کے فرائض انتہائی تندہی سے ادا کئے۔

خدا سے دعا ہے کہ وہ والد صاحب پہ ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے اور جنت الفردوس کے بلند مقام پر آپ کو جگہ عطا کرے۔ آمین

ص۔ بشریٰ

میری پیاری امی جان حمیدہ بیگم صاحبہ

میری امی جان حمیدہ بیگم اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب مرحوم گونا گوں صفات کی مالک تھیں۔ احمدیت کی شیدائی خلیفہ وقت سے بے حد عقیدت، ادب و احترام کو زندگی کا محور سمجھتیں نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ چندوں کی ادائیگی حیثیت کے مطابق پابندی سے ادا کرتیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ باقاعدگی سے تلاوت کرتیں اور ہم سب کو بھی باقاعدگی سے ترجمہ کے ساتھ قرآن پڑھنے کو کہتیں صبح سویرے پیار بھرے انداز میں نماز کے لئے اٹھاتیں۔ ہم سب کو بھی احمدیت پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتیں۔

ابا جان کافی عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے۔ ابا جان کی وفات کے وقت ہم چھوٹے چھوٹے بہن بھائی اور گھریلو حالات میں بھی تبدیلی ناگزیر ہوتی ہے لیکن امی جان نے طبیعت کی نرمی اور خدا پر بے حد توکل اور قناعت پسند ہونے کی وجہ سے بیوگی کا طویل عرصہ بڑی بہادری اور وسعت حوصلہ کے ساتھ گزارا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اپنی زندگی میں بچوں کی تمام ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا۔ آپ نے کبھی ہمیں ابا جان کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ مگر اب جبکہ ہم دونوں شفیق ہستیوں سے محروم ہو گئے ہیں تو دل یہی کہتا ہے۔

اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پرورش کیا۔ میری پیاری امی جان! دعاؤں کا ایک خزانہ تھیں کیا اپنے اور کیا غیر سب کے لئے خلوص سے دعائیں کیا کرتیں۔ صدقہ، خیرات بھی حسب توفیق کرتیں کسی سائل کو خالی نہ جانے دیتیں۔ بات کی صفائی، ذہن کی مضبوطی، بلند ہمتی، وسیع حوصلگی، نیت کی سچائی جیسی خصوصیات کی حامل تھیں اسی طرح ایثار، قربانی، وفا، صبر و رضا، حلم جیسی صفات سے متصف تھیں۔ بڑی مہمان نواز تھیں۔ کہا کرتی تھیں مہمان خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور برکتوں کا نزول ہوتے ہیں۔ جو کوئی ملنے آتا بہت پیار سے ملتیں۔ والدین بڑی نعمت اور برکتوں والے وجود ہوتے ہیں۔ میری ماں بہت عظیم تھیں۔ بے حد سادہ طبیعت، معصوم، منکسر المزاج، دنیا کی چالاکیوں کا دور دور تک نہیں پتہ تھا۔ خاموش طبیعت تھیں۔ بات کرنے سے زیادہ بات سننا زیادہ پسند کرتی تھیں۔ کبھی کسی سے زندگی میں شکوہ یا شکایت نہ کیا کوئی زیادتی کر بھی جاتا تو غضب کا صبر و برداشت چہرے پر یہی تاثر ہوتا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

تربیت کا انداز جداگانہ اور دلفریب تھا کبھی بہت زیادہ غصہ میں نہ دیکھا۔ محبت سے بات سمجھاتیں اور اپنے مستقل عمل سے ایک عملی نمونہ پیش کرتیں۔ آپ کا حوصلہ مردوں سے بڑھ کر تھا۔ مسائل زندگی میں آئے لیکن مسئلہ سے مردانہ وار نبرد آزما رہیں اور اللہ کے فضل سے کبھی ناامید نہ ہوئیں۔ خود بھی دعا گو تھیں اور ہمیں بھی دعاؤں کا درس دے کر چلی گئیں۔

امی جان بے حد شفیق اور محبت کرنے والی تھیں۔ بہوؤں اور بیٹیوں میں کبھی فرق روا نہ رکھا۔ اللہ کے فضل سے کبھی ناامید نہ ہوتی تھیں۔ ان کی زبان سے کبھی کسی کی برائی، غیبت کرتے ہم نے نہ سنا۔

اے قادر و توانا خدا! میرے پیارے خدا! تو میری ماں کے لئے وہاں روشنی کر دینا اپنے پیار کی گود میں رکھنا۔

امی جان ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی تکلیف کی وجہ سے کافی عرصہ صاحب فراش رہیں۔ اپنی تکلیف کبھی کھل کر ہمارے سامنے بیان نہ کی۔ صبر و رضا کی پیکر تھیں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ امی جان کو فرمانبردار، خدمت کرنے والی اور بہت محبت کرنے والی اولاد سے نوازا اور سب بہن بھائیوں کو ایک دوسرے سے بڑھ کر سنبھالنے کی توفیق دی۔ میرا پیارا خدا جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ امی جان کی صحت اور بیماری کے وقفوں سے امی جان کی عمر بڑھتا رہا باقی بہن بھائی باہر رہنے کی وجہ سے مجھے ان کی خدمت اور قربت کی بہت سعادت نصیب ہوئی۔

امی جان گھر کے جملہ انتظامات میں بھی گھر کی سربراہ کی حیثیت سے ہر کام سلیقے نفاست کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتیں۔ چیزوں کے زیاں کو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری سمجھتی تھیں اور گناہ سمجھتی تھیں۔ پیاری امی جان! آج وہ ہم میں نہیں مگر ان کی برکتیں، ان کی چاہتیں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔

اے رحمان! اس پیاری ہستی کو تو نے ماں جیسی نعمت کے طور پر ہمیں عنایت کی ہمیشہ ہمیش اپنے پاس پھولوں کی طرح رکھنا انہیں اپنے قرب سے نوازنا اور جوار رحمت میں رکھنا۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم لقمان احمد کشور صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10/اکتوبر 2011ء کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ صائمہ صادق صاحبہ اہلیہ مکرم عمران جاوید کاہلوں صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام تانیس عمران عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صادق علی صاحب کارکن دفتر رشتہ ناطہ کا نواسہ اور مکرم بختیار جاوید کاہلوں صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور عمر بھر بہترین خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی عزیزہ ستارہ طلعت 22 سال کی عمر میں 14/اکتوبر 2011ء کو بعد نماز عشاء طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں انتقال کر گئی۔ 15/اکتوبر کو بعد نماز ظہر بیت مبارک میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نے دعا کروائی۔ میری بچی خدا تعالیٰ کے فضل سے واقفہ نو اور موصیہ تھی۔ بہت اعلیٰ اخلاق کی مالکہ اور خلافت سے انتہائی درجہ کا پیار کرنے والی تھی۔ پیارے حضور کا خطبہ جمعہ بہت شوق اور انہماک سے سنتی تھی اور حضور اقدس کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھا کرتی تھی۔ سپیشل ایجوکیشن سکول ربوہ کی طالبہ تھی۔ سکول کی شاف اور طالبات ان کی دل لبھانے والی اور ملنسار طبیعت کا خاص طور پر تذکرہ کرتی تھیں۔ لجنہ اور ناصرات کے اجلاسوں اور سکول کی اسمبلی میں درثمین اور کلام طاہر کی نظمیں بہت خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھی۔ نہ صرف گھر کی بلکہ سکول اور محلّہ کی رونق تھی۔ بچوں سے انہیں بہت زیادہ پیار ہوتا تھا۔ مرحومہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی نواسی اور محترم مولانا غلام احمد صاحب ارشد کی پوتی تھی۔ چھوٹی عمر میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر خود تو ایک پرسکون مقام پر پہنچ گئی لیکن ہم سب کو بہت سوگوار چھوڑ گئی۔ کثرت سے احباب وخواتین گھر تشریف لا کر اور ٹیلی فون کے ذریعہ ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ میں ان سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

۞ مکرم آصف احمد ظفر صاحب دارالصدر شرقی طاہر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ان تمام دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہے جنہوں نے ہمارے پیارے ابا مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی علالت اور پھر 12 ستمبر 2011ء کو انتقال پر ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس عظیم سانحہ پر دور ونزدیک سے مسلسل ہمارے غریب خانہ پر خود آ کر اور بذریعہ فون اور خطوط کے بھی اظہار ہمدردی کیا۔ ہمارے غم کو اپنا غم سمجھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب مہربانوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح خاکسار لاہور جماعت کے ان سب مخلص دوستوں کا بھی از حد شکر گزار اور ممنون احسان ہے جنہوں نے نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ ابا جان کی شیخ زاید ہسپتال میں آ کر عیادت کی اور خون کا عطیہ بھی دیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بھی دیتا چلا جائے۔ نیز ہم سب غمزدگان کو صبر جمیل سے بھی ہمکنار کرے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم عزیز اللہ صاحب ترکہ
مکرم رائے خان محمد صاحب)

۞ مکرم عزیز اللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رائے خان محمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 13/7 دارالعلوم شرقی برقبہ 9 مرلہ 174 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرم اکرام اللہ صاحب کے علاوہ دیگر تمام ورثاء مکرم عزیز اللہ صاحب کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ ست بھرائی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ بلقیس بانو صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ شمشاد اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ (مرحومہ)

(ورثاء مرحومہ)

(i) مکرم مبشر احمد صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم شفقت اللہ صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم اکرام اللہ صاحب (بیٹا)
(iv) مکرمہ مریم بی بی صاحبہ (بیٹی)
(v) مکرمہ کلثوم بی بی صاحبہ (بیٹی)
(vi) مکرمہ طاہرہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

لاہور میں ملازمت کے مواقع

۞ موبائل فون فرنچائز میں 3 سیلز مین درکار ہیں۔ اہلیت میٹرک/انٹر/ذاتی موٹر سائیکل
رابطہ نعمان صاحب: 0321-8402277

۞ ایک ٹریولنگ ایجنسی کو اکاؤنٹنٹ درکار ہے۔ اہلیت بی کام
رابطہ زبیر صاحب 0321-8484173

۞ کنسٹرکشن کمپنی کو اکاؤنٹنٹ درکار ہے۔ اہلیت بی کام۔
رابطہ احمد صاحب 0322-4458352

۞ الیکٹرانکس شاپ پر کام کرنے کیلئے تین ورکرز درکار ہیں۔ تنخواہ-/6000 روپے
رابطہ افتخار صاحب 0300-9403614

۞ تین ڈیٹا اینٹری آپریٹرز جو انگریزی ٹائپنگ جانتے ہوں درکار ہیں۔
تنخواہ-/6000 روپے
رابطہ شرجیل صاحب: 0321-4698340

کک ہیلپر درکار ہے۔ تنخواہ 7200+ رہائش + کھانا رابطہ منیر صاحب: 0300-4578706

(نظارت صنعت وتجارت)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم لقمان احمد کشور صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں مکرم ناصر احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری ثناء اللہ باجوہ صاحب نمبردار کٹھو والی ضلع سیالکوٹ (سابق صدر محلّہ ناصر آباد جنوبی) حال مقیم ماڈل کالونی کراچی جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے مورخہ 8/اکتوبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ کراچی میں ان کی نماز جنازہ ادا کر کے میت اگلے روز ربوہ لائی گئی جہاں آپ کی نماز جنازہ مورخہ 10/ اکتوبر 2011ء کو نماز بعد عصر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے جس میں ملنساری نمایاں وصف تھا۔ مرحوم نمازوں کی پابندی خود بھی کرتے اور دوسروں کو بھی نماز کی طرف بلانے میں کبھی کوئی کمی نہ چھوڑتے۔ آپ کا آبائی تعلق کٹھو والی ضلع سیالکوٹ سے تھا مگر ملازمت (بطور سکول ٹیچر) کے سلسلہ میں رحیم یار خاں مقیم رہے۔ آپ کے سوگواران میں آپ کے بہن بھائیوں کے علاوہ اہلیہ محترمہ نصیر بیگم صاحبہ اور تین بیٹے مکرم ندیم احمد باجوہ صاحب، مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب، مکرم عامر رضا باجوہ صاحب شامل ہیں جو جرمنی گروس گیراؤ میں مقیم ہیں اور دو بیٹیاں مکرمہ ثوبیہ ناصر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم عامر مجید صاحب لندن اور مکرمہ فریدہ ناصر باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد آصف وڑائچ صاحب اٹلی شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

تقریب آمین

مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

ابراہیم عمیر ملک واقف نو ابن ماجد ملک صاحب (امیگرنٹ کینیڈا) آف جنوبی چھاؤنی لاہور نے بعمر 4 سال 9 ماہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں تقریب آمین کڑک ہاؤس لاہور میں 16/ اکتوبر 2011ء بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ جس میں محترم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بعدازاں حاضرین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ موصوف محترم ملک عبدالقادر صاحب آف کھارا کا پوتا اور محترم مشہود احمد خان صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن سیکھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم رشید احمد جاوید صاحب بھیروی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے CCU میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سعید احمد صاحب بھٹی دارالرحمت شرقی ربوہ کا شیخ زید ہسپتال لاہور میں بائی پاس ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل صحت سے نوازے۔ آمین

خبریں

وفاقی وزیر ریلوے کی صدر کو ریلوے کا محکمہ ختم کرنے کی تجویز وفاقی وزیر ریلوے نے صدر کو ریلوے کا محکمہ ختم کرنے کی تجویز دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر خسارے پر قابو نہیں پایا جاسکتا تو محکمہ ختم کر دیا جائے۔ کئی ممالک ٹرینوں کے بغیر بھی چل رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر ریلوے کے محکمے کو قائم رکھنا ہے تو ہر سال 25 سے 30 انجن شامل کرنا ہوں گے کیونکہ یہ قومی ضرورت ہے۔

دیامر بھاشا ڈیم کا دوسری مرتبہ سنگ بنیاد

وزیراعظم پاکستان نے 18/ اکتوبر 2011ء کو چلاس میں دیامر بھاشا ڈیم کا سنگ بنیاد رکھا۔ پہلی بار مشرف نے 2006ء میں دیامر بھاشا ڈیم کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ پیشرفت نہ ہونے کی وجہ سے تخمینہ لاگت میں 4.67 ارب ڈالر کا اضافہ ہوگیا۔ اب وزیراعظم گیلانی نے 5 سال 5 ماہ 22 دن بعد دوسری مرتبہ دیامر بھاشا ڈیم کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے جس پر 12 ارب ڈالر لاگت آئے گی۔

بھارت کی خلاف ورزیاں جاری بھارت نے سندھ طاس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دریائے چناب کا پانی پھر روک لیا۔ جس کی وجہ سے ہیڈ مرالہ کے مقام پر دریائے چناب میں پانی کی آمد صرف آٹھ ہزار کیوسک رہ گئی ہے۔ بھارت بار بار معاہدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

پاکستانی عازمین حج کی گاڑی کو حادثہ مکہ مکرمہ میں پاکستانی عازمین حج کی گاڑی کو حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں 2 خواتین سمیت 3/افراد ہلاک جبکہ 2/افراد زخمی ہو گئے۔

چین میں کوئلے کی کان میں دھماکہ چین کے شہر چونگ کنگ کی ''فوفا کول مائن'' میں گیس بھر جانے کے باعث دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں 8 کان کن ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔ جبکہ 3 کان کنوں کو زندہ بچا لیا گیا۔

امریکہ نے 2 کلو وزنی ڈرون طیارہ بنالیا

امریکہ نے ایک اور نیا ڈرون طیارہ بنالیا جس کا وزن صرف 2 کلو ہے اور وہ کسی بھی فوجی کے بیگ میں سما سکتا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ ڈرون راکٹ لانچر کی طرز پر بنی ایک ٹیوب کے ذریعے چلایا جاسکتا ہے۔ اس کے پَر آسانی سے الگ ہو جاتے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں طیارہ گر کر تباہ جنوبی افریقہ کے ملک بولٹسوانا میں ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں 12 افراد سوار تھے۔ حادثے میں 8 غیر ملکی سیاح ہلاک ہو گئے۔ جبکہ 4/افراد معجزانہ طور پر بچ گئے تاہم وہ زخمی ہو گئے۔

چین کے 6 الیکٹریشنز کا کارنامہ چین کے صوبے بے شانگ ڈانگ میں 6 الیکٹریشنز نے 660 کلو ہائی وولٹیج لائن میں پیدا ہونے والے نقص کو بجلی منقطع کئے بغیر ایک گھنٹہ میں دور کر دیا۔

شاہد آفریدی کا ریٹائرمنٹ واپس لینے کا اعلان قومی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان شاہد آفریدی نے ریٹائرمنٹ واپس لینے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ بورڈ کی پوزیشن تبدیل ہو چکی ہے بہت سے لوگ فارغ ہو گئے ہیں۔ قومی ٹیم کے لئے دستیاب ہوں مزید 4,3 سال کرکٹ کھیلنا چاہتا ہوں۔

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:33

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

سنہری موقع
چیمہ مارکیٹ میں ربوہ کا مشہور چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
السید شاپنگ سنٹر
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0321-7706973
047-6215373

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Mob: 0333-6706870
Res:6212867
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ھوالشافی ھوالشافی
سرجری سے پہلے جہاں اور بھی ہیں
خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کے لئے آپریشن تجویز کیا گیا ہے تو ہمارا مشورہ ہے کہ ایک بار تشریف لائیں۔ بہت سے خواتین/ حضرات ہمارے تجویز کردہ علاج سے آپریشن کی صعوبت اور اخراجات سے محفوظ ہو چکے ہیں
اپنی رپورٹس اور نسخہ جات لے کر اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں
اوقات کار: 9½ بجے تا 1½ بجے دوپہر عصر تا مغرب
فیس آپریشن کیسز اور دیگر پیچیدہ بیماریاں -/200 روپے
پرانی عام بیماریاں -/60 روپے نزلہ زکام بخار وغیرہ -/30 روپے
We Treat: Incipient Tuberculosis/Tumers Warts, Wens, Abdominal Fat Breast Tumers/Stony Hardnes, Overian Fibroids, Cysts, Enlarged Heart, Piles, Prostitis, Tonsilitis, Short Limbed Fetus/child, Atrophy/ Hyperophy of liver, Dysmenorrhea and other Disorders, Mirasmus, Excessive bleedding (Passive or Active)Obesity/Carpulence Etc Etc
FINE & THE BEST FB
سنٹر فار کرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔
047-6005688
0300-7705078